شرک اور توبہ

انسانوں کے لیے شرک سے اجتناب اور توبہ کرنے میں نجات ہے۔

اس کتاب کے دو حصہ ہیں ۔

1۔ شرک (اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا یااللہ کے مقابل کسی اور کو اس جیسا ماننا)۔ گناہِ عظیم ہے۔ (شرک کیا ہے، شرک کی اقسام اور شرک سے بچائو کیسے کیا جائے۔)

2۔ توبہ (اللہ سے معافی اور گناہوں کو نہ کرنے کا ارادہ (قرآن اس کے بارے میں کیا کہتا ہے ۔توبہ کی شرائط فوائداور انعامات

شرک

گناہِ عظیم اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اہم شرک بہت حساس معاملہ ہے۔

سب سے اہم ذمہ داری شرک کا جاننا اس کی سنگینی اور اقسام کا جاننا ہے تاکہ ہمارا ایمان اور عقیدہ اور ہمارا اسلام مکمل ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:۔

☆ خبردار باواجود جاننے کے اللہ کے شریک مقرر نہ کرو۔ (البقرہ22)

☆ انہوں نے اللہ کے ہمسر بنالیے کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں، آپ کہہ دیجئیے کہ خیر مزے کر لو تمہاری باز گشت تو آخر جہنم ہی ہے۔ (ابراہیم 30)

☆ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جواللہ کے شریک اوروں کو ٹھہراکر ان سے ایسی ہیمیت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں(البقرہ 165)

☆ میرے پیارے بچے !اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا بے شک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔ (لقمان13)

☆ کیا آپ نے اسے بھی دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو معبود بنائے ہوئے ہیں۔ (الجاثیہ 43 الفرقان 43)

☆ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اوراس کے سوا جیسے چاہے بخش دیتا ہےاور جو اللہ تعالی کے ساتھ شریک مقرر کرےاس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔ (النساء: 48)

☆ یقین مانو کہ جو شخص اللہ تعالی کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالی نے اس جنت پر حرام کر دی ہے۔ اسکا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔ (المائدہ :72)

☆ اے اہل کتاب :اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جائو اور اللہ تعالی پر بجز حق کے کچھ نہ کہو، عیسی بن مریم (علیہ السلام)

تو صرف اللہ تعالی کے رسول اور اس کے حکم ہیں ، جسے مریم (علیہ السلام) کی طرف ڈال دیا تھا اور اس کے پاس کی روح ہیں۔

اس لیے تم اللہ تعالی کو اسکے سب رسولوں کو مانو اور نہ کہو کہ اللہ تین ہیں اس سے باز آجاو کہ تمہارے لیے بہتری ہے۔اللہ تعالیٰ عبادت کے لائق تو صرف ایک ہی ہے اور وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو۔ اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اورزمیں میں ہے اور اللہ تعالیٰ کافی ہے بھروسہ کرنے کے لیے۔ (النساء 171)

☆ بے شک وہ لوگ کافر ہو گئے جن کا قول ہے کہ مسیح ابن مریم اللہ ہے حالانکہ خود مسیح نے ان سے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل:اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا اور سب کا رب ہے یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے۔ (مائدہ 67)

☆ وہ لوگ بھی قطعا کافر ہوگئے جہنوں نے کہا اللہ تین میں سے تیسرا ہے دو اصل سوااللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں۔ (مائدہ 72-73)

☆ ان کا قول تو یہ ہے کہ اللہ الرحمن نے بھی اولاد اختیار کی ۔یقینا تم بہت بری اور بھاری چیز لائے ہو ۔ قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزے ریزے ہو جائیں ۔ کہ وہ رحمان کی اولاد ثابت کرنے بیٹھیں شان رحمن کے لائق نہیں وہ اولاد رکھے۔ آسمان اور زمین میں موجود جو بھی ہیں سب کے سب اللہ کے غلام بن کر ہی آنے والے ہیں۔(مریم 93)

☆ حدیث میں ذکر ہے کہ نبی نے فرمایا جو بھی یہ تسلیم کرتے ہوائے مرا کہ اللہ کوئی کا شریک ہے۔وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ (بخاری/ مسلم)

شرک کیا ہے

اللہ تعالیٰ نے باربار قرآن میں فرمایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو کوئی بھی گناہ معاف کرسکتا ہے ۔بجز شرکِ کے وہ شرک اکبر کبھی معاف نہیں کرے گا۔ یہ اتنا بڑا ظلم ہے کہ اللہ کی بے کر ان رحمت کے باوجود وہ شرک معاف نہیں کرے گا تو اس کا سمجھنا ضروری ہے کہ شرک کیا ہے۔

عربی میں شرک کے لغوی معنی ہیں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا یا اس کے مقابل کسی کو سمجھنا ۔ مگر یہ اتنا سادہ نہیں جتنا سننے میں لگتا ہے۔ شرک کے وسیع مطلب اور اقسام ہیں۔
مختصر اور عام فہم تعریف اور تشریح آگے آرہی ہے تاکہ شرک کا بنیادی علم ہو سکے ۔جو شخص شرک کرتا ہوا انتقال کر گیا اور نے اس پر بر وقت اور حقیقی توبہ نہیں کی وہ روزِ حشر بہت بڑی مشکل میں ہو گا۔ شرک کرتے ہوئے خاتمہ کا مطلب ہے کہ انسان کے تمام اچھے اعمال آگے کچھ کام نہ آئیں گے اور انسان کو اس خسارے کا علم بھی زندگی میں نہ ہو گا۔

شرکِ جلی

شرک کی دو اقسام ہیں۔ شرکِ جلی اور شرکِ خفی

1۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا یا اللہ کے مقابل کسی کو کھڑا کرنا اللہ کی خدائی ، عبادت ، اسماء اور صفات میں دوسرے کو شامل کرنا جیسے کچھ لوگ بتوں اور قبروں کو پوجتے ہیں

یا مردہ یا غائب کو بعض اوقات یہ ایک عقیدہ کا روپ دہار لیتا ہے جیسے کوئی اور ہے جو زندگی، پیدائش ، یا کائنات میں تصرف کا اختیار رکھتا ہے۔ایک اور جہت یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ مانا جائے کہ اللہ کے سوا کسی اور کا حکم ماننا بھی (اللہ کے حکم کے درجے میں)چنانچہ وہ اس ذات کی ہر جائز اور ناجائز معاملہ میں بات مانتے ہیں صرف نظر اس کے کہ معاملہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دین کے خلاف اور اللہ کے رسول اور قرآن کے احکامات کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ ایک زریں اصول یاد رکھیں اللہ کی نافرمانی میں کسی کی تابعداری جائز نہیں ۔ کسی میں آپ کے والدین ، رشتہ دار ،استاد ، دوست اور یہاں تک کہ آپ کا نفس بھی شامل ہے۔

2۔ یہ ماننا کہ اللہ کے سوا کسی اور کو غیب کا علم ہے، یہ بھی شرک ہے۔یہ ماننا بھی شرک ہے کہ کوئی ہے جو اللہ جیسا رحمن اور رحیم ہےاور اپنے ماننے والوں کے گناہ معاف کر سکتا ہے۔

3۔ شرک بعض اوقات الفاظ کے روپ میں ہوتا ہے جیسے کوئی کسی اور سے دعا مانگے اور اسکی عبادت کرے یا اس سے مدد مانگے یا اس سے ان معاملوں میں پناہ مانگے ، جن معاملات کا اختیار صرف اللہ کو ہے ،بیشک وہ شخص کوئی نبی ہو ، ولی ہو ، فرشتہ ہو یا کوئی اور مخلوق ہو۔ یہ کہنا ہی شرک ہے کہ اللہ کے سوا کوئی خالق رب ہے اور خدا ہے۔

4۔ شرک بعض اوقات اعمال اور حرکات کی شکل میں ہوتا ہے۔ جیسے کوئی قربانی کرے ، دعا مانگے یا سجدہ کرے سوائے اللہ کے یا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو مد نظر رکھ کر اللہ کے قوانین تبدیل کرے اور اس کی جگہ دوسرے قوانین رائج کرے اور وہ اسلام کے بنیادی عقیدہ کے خلاف ہو۔

5۔ عیسائیت میں تثلیت ایک بڑا شرک ہے۔ (قرآن 93-19/88،5/73، 5/72، 4/171)

6۔ کسی وسیلہ کے ذریعے اللہ کی عبادت بھی بڑا شرک ہے ۔ یا تمام شرک انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتے ہیں۔

شرکِ خفی

1۔ کبھی تعویذ نہ پہنیں نہ اس پر یقین کریں ۔نہ پامسٹری وغیرہ پر کہ یہ انسان کو بچائیں گی اور حفاظت کریں گی ۔ یا ان کے ذریعے مستقبل کا علم ہو جائے گا۔ صرف اللہ سے حفاظت اور عافیت کی دعا مانگیں۔

2۔ اگر احتیاج ہے تو صرف اللہ سے مانگیں وہ انسان کی شہ رگ سے زیادہ قریب ہے۔ وہ ہر ایک کی دعا سنتا ہے۔ صرف اللہ سے مانگنے کے تین نتیجے ہوتے ہیں یا تو وہ دعا قبول ہو جاتی ہے ،دوسری وہ دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ اللہ کے وسیع علم کے باعث اللہ تعالی رد فرما دیتے ہیں کیونکہ وہ امر انسان کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے(حالانکہ انسان اسے اپنے لیے فائدہ مند سمجھتا ہے)اور تیسری صورت میں اس دنیا میں قبول نہیں کی جاتی بلکہ آخرت میں اس کا اجر دے دیا جائے گا۔ جو کہ یقینا انسان کے لیے بہتر ہے ۔کیونکہ روزِ حشر انسان کو ہر قسم کی مدد کی ضرورت ہو گی ۔ چنانچہ صرف اللہ سے مانگو بلاواسطہ کسی نبی ،ولی ، فرشتہ یا جن یہ سب شرک ہے۔ اگر صدقہ کرو تو صرف اللہ کے لیے۔

نوٹ:دعا کی قبولیت کی ایک اہم شرط حلال آمدنی کا ہونا ہے۔

3۔ اگر انسان کے ساتھ کچھ برا ہو اور اس پر انسان کا قابو اور بس نہ چلے تو صبر کرو اور اللہ پر یقین رکھنا چاہیے ۔ قدرت پر یقین رکھیں ۔ مشکلات اللہ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہیں چنانچہ صبر اور اللہ پر یقین رکھنا چاہیئے۔واویلا ، شکوہ یا نا امیدی نہیں کرنی چاہیئے ۔اللہ کے یہاں مشکلات پر صبر کا بڑا عظیم اجر ہے اللہ پر یقین کے ساتھ صبر کیا جائے اور اس پر یقین رکھا جائے کہ دکھ سکھ اللہ کے حکم سے ہی انسان پر آتے ہیں۔

4۔ اللہ سے سب سے زیادہ محبت کریں کیونکہ اللہ ہی ہم سب کا رب ہے اور پالنے والا ہے ۔پیدائش سے پہلے سے لے کر اب تک وہ ہی کر رہا ہے اس کی رحمت اور کرم کے بغیر ہم ایک سانس بھی نہیں لے سکتے۔ مثال کے طور پر اہل و عیال کو کے لیے حرام اور ناجائز ذرائع سے مال کمانا یا آپ اپنے بچوں کے ساتھ کھیل کی وجہ سے نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ یا آپ اپنے دوستوں کے ساتھ فلم دیکھ رہے ہیں اور نماز چھوڑ دیتے ہیں ۔

یہ اس لیے کہ آپ خاندان کی (اللہ سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور اس محبت کے باعث آپ اللہ کے احکام کی نا فرمانی کرتے ہیں ۔د نیا کی محبت میں حکم عدولی کو عادت نہ بنائیں ۔

اللہ سے معافی مانگیں اور اللہ کی طرف رجوع کریں

لبِ لباب یہ ہے کہ اگر ہماری محبت جو ہم اپنے خاندان دوست احباب اور دنیاوی زندگی سے کرتے ہیں ، اگر یہ اللہ کی محبت کی بنیاد پر نہ ہوں تو یہ ایک شرک کی قسم ہے ۔ عملی طور پر :اللہ کے سوا کوئی اور محبت اگر اللہ کی محبت سے دور لے جاری ہو تو وہ شرک ہے۔اللہ کے (عذاب کا) خوف انسانوں کے خوف پر مقدم ہونا چاہیئے ۔ مثلا آپ اپنے افسر سے ڈرتے ہوئے کہ دفتر دیر سے آنے پر نوکری سے نکال دے گا۔چنانچہ ، بے شک آپ کی طعبیت ٹھیک نہ ہو یا آپ کو نیند آرہی ہو، آپ پھر بھی نوکری پر جائیں گے۔ لیکن آپ اللہ کے لیے فجر میں نہیں اٹھتے۔ اس وقت کا مطلب ہے کے آپ اپنے اللہ تعالیٰ سے زیادہ خوف نہیں رکھتے ہیں ،اللہ تعا لیٰ نے قرآن میں فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں ،جو انسانوں سے ایسا ڈرتے ہیں جیسا اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حق ہوتا ہے۔

5۔ یادرکھیں کی اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ کا تعلق یکطرفی ہے، یعنی وہ آپکا مالک اور آپ اسکے بندے ہو، جب بات اسکی فرما برداری کی آتی ہے تو بندہ یہ بحث نہیں کر سکتا کہ وہ فلاں حکم پر عمل کرے گا اور فلاں حکم پہ عمل نہیں کرے گا مثلا بندہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ تمام نمازیں پڑے گا ، سوائے فجر کے، روزہ رکھے گا، حج کرے گا لیکن زکوۃ نہیں دے گا اس کا مطلب ہے کے بندہ اللہ کے ساتھ برابری سے شراکت کی گفت وشنیدیا بحث کرنا چاہتا ہے۔ اللہ کی مکمل اور غیر مشروط فرما برداری مطلوب ہے ،اگر آپ کچھ احکام کو مانتے ہیں اورکچھ کو نہیں تب یہ ایک قسم کا شرک ہے ۔

6۔ یا کاری کے طور پر کبھی عبادت نہ کریں جیسے لوگوں کو مسجد جانے کا بتانایا روزہ رکھ کر بتانا ۔ یا لوگوں کو متاثرکرنے مسجد جانا یا لوگوں کو یہ بتانا کہ شدید گرمی میں آپ نے روزہ رکھاہے یا لوگوں کے سامنے سخی بننے کے لیے صدقہ و خیرات کرنا ۔ ہر قسم کی ریا کاری والی عبادت شرک ہے ۔ تمام عبادت فقط اللہ کے لیے ہونی چاہیے اور دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ریا کاری نہیں ہونی چاہیے۔

7۔ اللہ کی صفات میں لوگوں کو شریک نہ کریں ، مثلا اللہ رزاق ہے ،یعنی وہ ہی رزق دینے والا ہے ۔اب اگر کسی نے آپ کو روزگار دیا یا روزگار حاصل کرنے میں مدد کی تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اس شخص پر آپ کے رزق کا دارو مدار ہے نہیں صرف اللہ ہے ،جس نے یہ سب کیا اسی نے آپ کو روزگار دیا لیکن اللہ نے اس شخص کے زریعے آپ کی روزگار میں مدد کی اللہ نے اس کے دل میں روزگار کے سلسلے میں آپ کی مدد کا ڈالا ، آپ کو اس شخص کا شکریہ بھی اداکرنا چاہیے لیکن اصل شکر اللہ کا ادا کرنا چاہیے جسکی اجازت کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا ۔اگر اللہ نہ چاہے تو کوئی بھی آپ کو نفع نقصان نہیں پہنچا سکتا ۔اسی طرح یہ سمجھنا بھی شرک ہے کہ کوئی اور اللہ جتنا مہربان اور صحیح ہوسکتا ہے۔ اسی طرز پر اللہ کی دیگر صفات کا اطلاق ہوتا ہے کہ انہیں اللہ کے سوا کسی اور سے منسوب کرنا شرک ہے۔

9۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں کے کچھ لوگ اپنے نفس کی فرمابرداری کرتے ہیں اس میں اللہ کے احکامات کی حکم عدولی شامل ہو ۔یہ بھی شرک ہے کیونکہ اب نفس کو رب مان لیا گیا ہے اور نفس کی پیروی اس طرح کی جا رہی ہے جیسے اللہ کی پیروی کرنی چاہیے۔

شرک خفی انسان کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کرتا چنانچہ اس کو کرنے والا ، بہرحال مسلمان رہتا ہے ، لیکن شرک خفی کرنے والا ایک بڑے خطرے میں گھرا ہوتا ہے اور وہ کبھی بھی شرک جلی میں مبتلا ہو سکتا ہے، مندرجہ بالا باتیں شرک کے بارے میں اجمالی بیان تھا۔ اگر آپ انکو سمجیں گے اور ان پر عمل کریں گے تو آپ شرک سے بچ سکتے ہیں جو کہ ظلم عظیم اور گناہ عظیم ہے شرک کے معاملے کا بہت خیال رکھیں کیونکہ ہو سکتا ہے یہ آپ کے لیے جنت اور جہنم کا فرق بن جائے ۔

ہمیشہ اللہ کے نبی کی بتائی دعا مانگیں ”: اے اللہ میں شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو کہ میں نے جان کے کیئے اور میں معافی کا طلبگار ہوں ان اعمال سے جو میں نے انجانے میں کیئے۔

اللہ ہم سب کو شرک سے بچائے ۔(آمین)

توبہ

(میری جانب سے) کہہ دو اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے نہ امید ہو جاؤبہ یقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے ، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے (39:53)

اللہ کے نبی محمد ﷺ نے فرمایا: توبہ کا دروازہ بند ہو جا تا ہے موت کے بعد یا جب نرخرہ پر موت پہنچ جائے اور جب سورج مغرب سے طلوع ہو جائے ۔

کیا کسی کو اپنی موت کا وقت معلوم ہے ؟تو ہم کس وقت کا انتظار کر رہے۔

اللہ سے توبہ کریں قبل اس کے کہ بہت دیر ہو جائے۔

قبل اس کے کہ ہم توبہ کے فوائد اور شرائط پر بات کریں۔ پہلے یہ دیکھ لیں کہ اللہ تعالی خود توبہ کے بارے میں قرآن میں کیا کہتا ہے ۔ اللہ نے 66 مرتبہ توبہ کا ذکر قرآن میں کیا ہے۔ ہم ان میں سے کچھ حوالے شامل کر رہے ہیں ۔

☆ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتاہے۔ (2:222)

☆ اے ایمان والوں تم اللہ کے سامنے سچی توبہ کرو۔ (66:8)

☆ اے مسلمانوں تم سب کے سب اللہ کی جانب میں توبہ کر وتاکہ تم نجات پاجاؤ۔ (24:31)

☆ یہ لوگ کیوں اللہ تعالی کی طرف نہیں جھکتے اور کیوں استغفار نہیں کرتے؟اللہ تعالی تو بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہے۔(5:74)

☆ ہاں بے شک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں۔(20:82)

☆ جو شخص کوئی بُرائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا پائے گا۔ (4:11)

☆ وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتاہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو (سب)جانتا ہے۔ (42:25)

☆ کیا ان کو یہ خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی صدقات کو قبول فرماتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے میں اور رحمت کرنے میں کامل ہے۔ (9:104)

☆ اللہ تعالی صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں پھر جلد اس سے باز آجائیں اور توبہ کریں تو اللہ تعالی بھی ان کی توبہ قبول کرتا ہے، اللہ تعالی بڑے علم والا اور حکمت والا ہے۔

ان کی توبہ نہیں جو برائیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے تو کہہ دے کہ میں نے اب توبہ کی ان کی توبہ بھی قبول نہیں جو کفر پر ہی مرجائیں، یہی لوگ ہیں جن کیلئے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھے ہیں۔ (4:17،18)

☆ جو شخص اپنے گناہ کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کر لے تو اللہ تعالی رحمت کے ساتھ اس کی طرف لوٹتا ہے۔ ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا مہربانی کرنے والا ہے۔(5:39)

☆ تم اپنے رب سے استغفار کرو اور اس کی طرف توجہ کرو، یقین مانو کہ میرا رب بڑی مہربانی والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔(11:90)

☆ اگر اللہ کا فضل و کرم تم پر نہ ہو تا (تو تم پر مشقت اترتی)اور اللہ تعالی توبہ کرنے والا با حکمت ہے۔ (24:10)

☆ سوائے ان لوگوں جوتوبہ اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں سے تبدیل کر دیتا ہے ،اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔ اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے وہ تو (حقیقتاً) اللہ تعالی کی طرف سچا رجوع کرتا ہے۔ (25:70-71)

☆ تو اپنے رب کی تسبیح کرنے لگ حمد کے ساتھ اوراس سے مغفرت کی دعا مانگ ، بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔ (110:3)

دو مشہور احادیث

1۔ آدم کی ہر اولاد گناہ کر تی ہے اور ان گناہ کرنے والوں میں بہترین وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں۔ (ترمزی)

2۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میرے جان ہے ، اگر تم گناہ نہیں کرو گے ،تو اللہ اُن لوگوں کو لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور پھر استغفار کریں گے۔ (مسلم)

توبہ کے شرائط، فوائد اور ثواب

ہم نفس کی پیروی میں بے خود ہو جاتے ہیں اور ہمارا ایمان کمزور ہو جاتا ہے۔ شیطان ہمارے لیے گناہ کو پُرکشش بناتا ہے تاکہ ہم وہ کام کریں جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔اب سوال یہ نہیں کہ ہم گناہ کریں گے یا نہیں ،کیونکہ غلطی اور گناہ ہماری فطرت میں ہے۔سوال یہ ہے کہ ہم گناہ کے بعد کیا کریں گے ۔اب وقت ہے مقبول توبہ کے راز جاننے کا ۔

اللہ سے اپنے کردہ گناہوں پر معافی مانگنا توبہ کہلاتا ہے۔مقبول اور مکمل توبہ مسلمان کے درجات بلند کرتی ہےکیونکہ ایک مکمل اور مقبول توبہ مندرجہ ذیل چار (4)ترتیب وار شرائط پر مشتمل ہوتی ہے۔

1۔ اپنے گناہ اور غلطی کا فہم اور یقین ہونا۔

2۔ اللہ تعالیٰ سے بندگی کے کیے گئے وعدہ کو توڑنے پر نادم ہونا۔

3۔ دوبارہ گناہ نہ کرنے کا مصمم ارادہ کرنا۔

4۔ اگر گناہ میں کسی انساں پر ظلم یا اس کی حق تلفی کی گئ تو اس کی تلافی کرنا ۔مثلا اگر ظلم میں کسی کا پیسہ یا جائیداد ہتھیا لی تو اُسے واپس کرنا ۔اگر کسی کے بارے میں کذب یا غلط بیانی کی ہے تو اس سے معافی مانگنا۔وغیرہ وغیرہ۔

اگر یہ اُن شرائط میں سے کوئی بھی شرط پر عمل نہ کیا تو جمہور علماء کے نزدیک توبہ خالص اور مکمل نہ ہوگی۔

گناہ کے بعد چند اعمال

1۔ مندرجہ بالا چار شرائط پر عمل کرنا۔

2۔ توبہ کے رد ہونے کے شیطان کے وسوسے پر دھیان نہ دینا۔

3۔ توبہ کے بعد نیک اور صالح اعمال کرنا ۔ مثلا صدقہ خیرات کرنا ،کسی کی مدد کرنا ، تلاوتِ قرآن مجید کرنا وغیرہ۔

4۔ صلوۃ التوبہ پڑھنا ۔ اگر گناہ اور معافی کے بعد اچھے اعمال کرنے ہیں تو نماز سے اچھا عمل کون سا ہو سکتا ہے۔اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)کے بقول (مفہوم)اللہ کا کوئی بندہ ایسا نہیں جو گناہ کرے اور اس کے بعد وضو کر کے دو رکعات پڑھے اور اللہ سے استغفار طلب کرے اور اللہ تعالی اسے معاف نہ کرے ۔یہ ایک فراموش کردہ سنتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)ہے۔ہم دن رات میں کسی بھی وقت (ممنوع سوائے اوقات)نماز پڑھ سکتے ہیں ۔ گناہ کے بعد جلد از جلد یہ نماز پڑھ لینی چاہیئے۔ حاشیہ(نوٹ): دوسروں کو اس سنت کا بتائیں اور سنت کو زندہ کرنے کا ثواب کمائیں ۔

توبہ کے فوائد

توبہ ایک نادر موقع

توبہ کا اسلام میں بہت خوبصورت اور منفرد نظریہ ہے۔ مسلمان کسی واسطہ یا فرد کے سامنے اقبالِ گناہ نہیں کرتے ۔ ہم براہ راست اور بلاواسطہ اپنے خالقِ حقیقی سے توبہ کرتے ہیں ۔اللہ نے ہمارے لیے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے اور ہمیں حکم ہے کہ اس سے رجوع کریں۔ یہ ایک منفرد امتزاج ہے ۔یہ حقیقت کہ ہم جب چاہیں توبہ کر سکتے ہیں ، در حقیقت اللہ اور اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)نے ہمیں توبہ کا علم دے کر ہم پر احسان کیا ہے۔توبہ ایک نادر موقع ہے۔

توبہ کی حکمت

اس ترتیب پر غور کریں ،ہم گناہ کرتے ہیں پھر نادم ہوئے ہیں ، اتنا نادم ہوتا ہے کہ ہمارا احساسِ گناہ ہمیں اس حد تک لے جاتا ہے کہ ہم یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ہماری معافی نہ ہو گی۔ تو معافی مانگنے کا کیا فائدہ؟اگر ہم نے کوئی غلطی کی ہے تو ہم بہت بُرے انسان ہیں صحیح ؟ غلط بُرے عمل اور بُرے شخص ہیں واضح اور بڑا فرق ہوتا ہے۔ اللہ تعالی نے ہمیں توبہ کا موقع دیا ہے اور یہاں تک ممکن ہے کہ انشاءاللہ ،اللہ تعالی ہمارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیں، کیا یہ منفرد نہیں ہے ۔

سب سے منفرد اور کمال کی بات یہ ہے کہ ہم توبہ کر سکتے ہیں بجائے اسکے کہ ہم ناامید اور دل برداشتہ ہو بیٹھ جائیں اپنے کردہ گناہوں پر کُڑتے رہیں۔

توبہ کی برکات

توبہ کامیابی کا راستہ ہے

اگر ہم اس طریقے اور راستے پر چلیں جس سے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے تو ہم اللہ تعالی کے کرم ، انعامات ،مدد اور حفاظت سے محروم رہیں گے۔لیکن جب ہم توبہ کریں گے تو ہمیں اللہ تعالی کی یقینی نصرت حاصل ہو گی۔اللہ تعالی فرماتا ہے۔اے مسلمانوں تم سب کے سب اللہ کی جانب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پا جاؤ۔ (24:31)

کامیابی کی مثال جیسے دولت ، اولاد ، رحمتیں وغیرہ

توبہ ہمیں مشکلات سے روکتی ہے

ہم جتنے گناہ کرتے ہیں ، اتنا ہی اللہ کی رحمت سے دور ہوتے جاتے ہیں ۔ اور اس باعث ہم پر اتنی ہی آزمائش اور مشکلات آتی ہیں ۔توبہ ہمیں زندگی کی مشکلات سے نکلنے کو راستہ فراہم کرتی ہے جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا۔اور کیا ان کو دکھلائی دیتا کہ یہ لوگ ہر سال ایک بار یا دو بار کسی نہ کسی آفت میں پھنسے رہتے ہیں پھر بھی نہ توبہ کرتے اور نہ نصیحت قبول کرتے ہیں۔ (9:126)

توبہ سے اللہ کی محبت ملتی ہے

کیا ہم جانتے ہیں کہ توبہ اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عبادت ہے؟

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اُسکی طرف توبہ کرتے ہیں اور اپنے آپ کو پاک کرتے ہیں۔ (2:22)

توبہ خوشی اور سکون کا ذریعہ ہے

توبہ سے دل صاف ہوتا ہے۔اس سے جی ہلکا ہوتا ہے ۔بالکل اس طرح جیسے گناہ کے بعد جی بوجھل ہو جاتا ہے ۔اس وقت اپنے آپ سے کہیں کہ کون ہے جو مجھے اللہ سے توبہ کرنے سے روک سکتا ہے؟

توبہ معافی اور نجات کا ذریعہ ہے

کیا یہ ہماری چاہت نہیں ہے ؟کیا ہم یہ اُمید کر سکتے ہیں کہ اللہ ہمارے تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا؟ کیا ہم اس کو ناقابلِ حاصل حدف سمجھتے ہیں ؟ توبہ سے دل صاف ہوتا ہے، گناہ معاف ہوتے ہیں ،نیک اعمال میں اضافہ ہوتا ہے۔قرآن اور سنت نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اس بات پر شاہد ہیں جو صدقے دل سے اللہ سے توبہ کرے ، اپنے گناہوں پر نادم ہو اور گناہ دوبارہ نہ کرنے کا عزم ہو تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)جو کہ معصوم تھے وہ بھی دن میں 70سے 100 مرتبہ استغفار کرتے تھے،ہم ان کے سامنے کیا ہیں۔

اب بھی وقت ہے کہ ہم اللہ سے معافی اور استغفار طلب کریں قبل اس کے ہمارا وقت آپہنچے اور ہماری مہلت ختم ہو جائےاور اللہ کی بے کراں رحمت سے محروم رہ جائیں ۔

اللہ ہمیں توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری توبہ قبول فرمائے ہماری کوتائیوں کو درگزر فرمائے۔ آمین۔